مطبوعات

جوئے تشنہ جناب محمد ابن الحسن سید۔ اہتمامِ طباعت: قوس کمیونی کیشنز میاں چیمبرز، ٹمپل روڈ، لاہور۔ طباعتی معیار، جلد، سرورق بہت خوب! قیمت: نامعلوم

عمر ملکۂ فوج کے ساتھ گزاری، کام حسابات کا کیا — اب کوئی تصور کر سکتا ہے کہ یہ شخص اتنا زوردار ادیب و شاعر ہوگا کہ دوسری ایسی مثال نہ ملے گی۔ سید صاحب کی شخصیت کا دھندلا سا تصور میرے ذہن میں پہلے بھی تھا، مگر اب ان کی کتابیں پڑھ کر (اگر ان کے ساتھ مؤلف کی تصویر نہ بھی ہوتی) میں اس قابل ہوں کہ اُن کی شخصیت اور چہرے کا ایک خاکہ دل میں تیار کر سکوں۔ جناب ابن الحسن سید کی آواز معاشرے کے سازِ فن کے تمام تاروں کی آوازوں سے الگ پہچانی جا سکتی ہے۔

دل گھٹ کے رہ جاتا ہے، جب دیکھتا ہوں کہ میں ترجمان القرآن میں کوئی تفصیلی تبصرہ نہیں کر سکتا، بلکہ ایک ایک سطر کی جگہ بچانی پڑتی ہے۔ بس میرے خیال میں یہ کافی ہے کہ مؤلف کو اس کے فن کے چند جواہر ریزوں کے ذریعے متعارف کرا دیا جائے۔ پہلے یہ نثری شعر ملاحظہ ہو:

"شاعری اصل میں شکر کا مقام ہے اور شکر قدر و قیمت کی پہچان کو کہتے ہیں۔ اپنی زندگی، کائنات اور خالقِ کائنات کی قدر دانی اور زبانِ حال سے شکر ادا کرنا ہی حیات کا حاصل ہے (ص ۱۱)۔ دوسرا جملہ، "کبھی کبھی میں یہ سوچتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو شاید اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ تمام کائنات کے دکھ محسوس کرے"۔ (ص - ۲۲)

چند اشعار :-

نہر یہ سایہ دار شجر کے جال سے موجیں اُلجھی ہیں
کوئی حسن، اِس اُلجھاوے کو جلائے، ذرا سلجھا آئے

دو گھڑی پاس رہو، حال نہ پوچھو میرا
درد احساس ہی احساس ہے، آواز نہیں

محبت کا بھوکا ہے سارا زمانہ
محبت بھری آنکھ سے مُسکراؤ

آج کل آدمی کا مسلک
زندگی کی صریح عریانی

جتنی آنکھیں ہیں اتنے نظارے
جتنے نظارے، اتنی حیرانی

کوئی آہٹ ہے رگِ جاں کے قریب
تیرے ہونے کا گماں ہوتا ہے

ہم نے دِل اُس کو ہی جانا ہے حسن
ہر گھڑی درد جہاں ہوتا ہے

اپنا چہرہ ہو، ہر اک تصویر میں
فن یہی ہے اور یہی معراجِ فن

پھول اُگ سکتا ہے صحرا میں مگر
چاہیے اس کے لیے دیوانہ پن

ایک بزرگ ادیب و شاعر کے بارے میں اپنی طرف سے کچھ زیادہ کہتے میں جھجک بھی تو ہوتی ہے

شمع اور دریچہ | جناب محمد ابن الحسن سیّد - ناشر: ادارۂ علم وفن پاکستان، پشاور - ملنے کا پتہ: مکتبہ راول رویل راولپنڈی - طباعتی معیار، جلد اور سرورق خوشنما !
قیمت: ۳۵/- روپے

ایک مسافر جو بھاگلپور سے پٹنہ گیا - وہاں سے ڈھاکہ پہنچا، پھر اسلام آباد کی طرف بڑھا - وہ اسلام آباد سے اکتوبر ۸۲ء کو تخیل کی ایک ٹائم مشین تیار کر کے سفر امریکہ پر روانہ ہوگیا - یہ کتاب اسی سفر کا حصہ ہے، مگر مروّج سفرناموں کی لکیروں کی فقیری سے اجتناب کرتے ہوئے ابن الحسن سیّد نے ذرا مختلف انداز اختیار کیا ہے - میں سنجیدگی و پاکیزہ گفتاری کے ساتھ ہلکے پھلکے دل خوش کُن مزاج کا لطیف امتزاج دیکھ کر حیران ہوں - پھر اس نگارش میں ایک جذبہ، ایک شعور، ایک مقصد کو رچ بس کر رچا بسا ہے - اپنی مقصدیت کا خلاصہ